تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۚ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(النور:56-57)

یعنی تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

معزز سامعین! آج میری تقریر کا موضوع ہے "تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ"

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاولؓ کا وجود وہ مبارک وجود تھا جسے سب سے پہلے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خدا نے خلافت کی قبا پہنائی۔ 27مئی 1908ء کو اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا اور 14،مارچ 1914ء کو اپنی وفات تک آپؓ نے یہ ذمہ داری بخوبی سرانجام دی۔ احبابِ جماعت کی تعلیم وتربیت اور اِن کو روحانیت میں بڑھانے اور ترقی کے لئے آپؓ نے بہت سی تحریکات اپنے دَورِ خلافت میں پیش فرمائیں۔ ان میں سے کچھ خاکسار آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔

واعظین سلسلہ کے تقرر کی تحریک

حضرت مسیح موعودؑ کے زمانۂ مبارک میں انجمن کی طرف سے باقاعدہ کوئی واعظ تبلیغ سلسلہ کے لئے مقرر نہ تھے مگر اب خلافتِ اولیٰ کے شروع میں ہی اس کی پوری شدت سے ضرورت محسوس ہوئی اور خود حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے اِس کی تحریک ہوئی۔ اِس سلسلہ میں حضرت خلیفہ اول کی اجازت سے انجمن نے سب سے پہلے شیخ غلام احمد صاحب نومسلم کو اور بعدازاں مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی، حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو واعظ مقرر کیا۔ ان کے بعد بعض اور واعظ مثلاً اَلٰہ دین صاحب فلاسفر بھی نامزد ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 216)

حضرت مسیح موعودؑ کی یاد میں دینی مدرسے کے لئے تحریک

سامعین! آپ کے دل میں خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی یہ تحریک اٹھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار میں اعلیٰ پیمانے پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جائے جس میں واعظین تیار کیے جائیں۔ 1905ء میں ایک شاخ دینیات مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ قائم تھی۔ مگر غالباً فنڈ کی کمی کی وجہ سے اُس کی حالت نہایت درجہ ناقص تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفہ اول کے حکم سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب نے یہ تحریک پوری جماعت کے سامنے رکھی اور بتایا کہ اعلیٰ پیمانہ پر مدرسہ چلانے کے لئے عمدہ مکان اور بہترین لائبریری کا ہونا ضروری ہے۔ یہ مدرسہ

دنیا میں اشاعتِ اسلام کا ایک بھاری ذریعہ ہوگا اور حضرت مسیح موعودؑ کی عظیم الشان یادگار بھی، لہٰذا دوستوں کو اِس کے لئے پوری پوری مالی قربانی کرنی چاہئے۔ نیز لکھا اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بھاری اخراجات ہیں اور قوم ان اخراجات کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی تو یہ ایک کمزوری کا خیال ہوگا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 215-216)

سامعین! دینی مدرسہ کے قیام کی تحریک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی جس پر بھرپور عملدر آمد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور میں ہوا۔ یکم مارچ 1909ء کو اس درسگاہ کی بنیاد رکھی گئی جو مختلف ادوار سے گزرتا ہوا اس وقت "جامعہ احمدیہ" کی صورت میں عظیم الشان خدمت کر رہا ہے اور اب دسیوں ممالک میں اِس کی شاخیں قائم ہیں۔

مبائعین کی مکمل فہرست تیار کرنے کی تحریک

ایک اہم تحریک آپؓ نے یہ فرمائی کہ جماعت کے مبائعین کی مکمل و مفصّل فہرست تیار کی جائے تا قادیان سے جو کچھ شائع ہو جلد سے جلد جماعت کے ہر فرد تک پہنچ جائے۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 232)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ قرآن کریم سے اِس قدر محبت کرتے تھے کہ آپؓ کا اوڑھنا بچھونا سب قرآن ہی تھا اور آپؓ نے حکمت کے موتیوں کی جو برسات فرمائی وہ سب آپ نے قرآنِ کریم سے اخذ کئے۔ علمِ طب کے اکثر نسخہ جات بھی آپ نے قرآنِ کریم پر گہرا غور وخوض کر کے بیان فرمائے اور ایک خلقِ کثیر کو فائدہ پہنچایا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو، جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اُس قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی۔ طبیعت اُکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اَور وقت اِس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے اور دل میں ایمان، یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 34)

ترجمہ قرآن اور کتب احادیث کی اشاعت کی تحریک

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے مسجد نور اور دارالضعفاء اور ہسپتال کے لئے چندہ کی فراہمی کے بعد جماعت کی طرف سے قرآنِ مجید کے مستند اردو ترجمہ اور بخاری اور دوسری اسلامی کتب کے تراجم شائع کرنے کی تحریک کی اور حضرت خلیفہ اول سے درخواست کی کہ آپ مجھے ترجمہ اور نوٹ عنایت فرماویں نیز کچھ روپیہ بھی بخشیں۔ حضرت خلیفہ اول نے اس تحریک پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے دعا فرمائی اور اعانت کا وعدہ فرمایا۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 467)

تدبُّر و حفظِ قرآن کی تحریک

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآنِ مجید کے اسماء افعال اور حروف کی فہرست تیار کریں۔ اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور و فکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔

مولوی ارجمند خان صاحب کا بیان ہے کہ اِس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارواں پارہ آیا جو مَیں نے پیش کر دیا۔ ایک بار آپ نے بارہ دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اڑھائی اڑھائی پارے یاد کرلیں۔ اس طرح سب مِل کر حافظِ قرآن بن جائیں۔

(تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء صفحہ 101)

دار القرآن تعمیر کرنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو قرآن کی تعلیم و اشاعت کا جوش فطرتاً عطا ہوا تھا اور آپ عموماً مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے لیکن آپ کی دلی خواہش تھی کہ درسِ قرآن کے لیے ایک علیحدہ سے کمرہ ہونا چاہیے۔ اِس کمرہ کے لیے حضرت اماں جانؓ نے زمین کا ایک قطعہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اِس کمرہ کی تعمیر کے لیے جماعت کو مالی تحریک بھی کی گئی تھی۔

اس تحریک کا ذکر کرتے ہوئے ایڈیٹر الحکم تحریر کرتے ہیں:

”جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں یہ دارالقرآن دراصل مدرسہ تعلیم القرآن کا مقدمہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دیرینہ خواہش ہے کہ قرآنِ مجید کے نہایت اعلیٰ معلم موصل سے منگوائے جائیں۔ اس تک ہر چند یہاں قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کی طرف توجہ ہے لیکن پھر بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ حفظ قرآن اور تعلیم و قرأت کا کوئی انتظام نہیں.... حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت میر ناصر صاحب قبلہ کو یہ خدمت سپرد کی کہ وہ اس دارالقرآن کی تعمیر کا کام شروع کردیں۔ اس کے لیے کم از کم دس ہزار روپیہ درکار ہوگا..... مگر بعد میں حضور کی ہدایت پر طے پایا کہ موجودہ مسجد اقصیٰ میں ہی ایک بڑا کمرہ تیار کروالیا جائے جو درس کے کام بھی آسکے اور نمازی بھی اس میں آرام سے نماز پڑھ سکیں۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیر میں حضرت میر صاحب موصوف نے وہ کمرہ بنوادیا۔

(حیات نور صفحہ 605)

ناصر وارڈ کے لئے چندہ کی تحریک

سامعین! میر ناصر نواب صاحبؓ کو جو انجمن ضعفاء کے سرگرم ممبر تھے بیماروں کے لئے ایک وسیع مکان بنانے کا خیال آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ تحریر فرماتے ہیں:

میر صاحب کی تجویز ہے کہ بیماروں کے لئے ایک وسیع مکان بنانا ضروری ہے تاکہ ڈاکٹر اور طبیب ایک جگہ پر ان کو دیکھ لیا کریں اور انکی تیمارداری میں کافی سہولت ہو۔ ان کی اس جوش بھری خواہش کو مَیں نے محسوس کرکے 100 روپیہ کا وعدہ ان سے بھی کرلیا ہے اور 30 روپے نقد بھی دئے ہیں۔ ایک پرانی رقم 60 روپیہ کی جو اس کام کے لئے جو مَیں نے جمع کی اس کو بھی نکلوا دینے کا وعدہ کیا۔ اس جوش بھرے مخلص نے قادیان کی بستی مخالفوں اور موافقوں اور ہندوؤں اور مسلمان دشمن و دوست سب کو چندہ کے لئے تحریک کی۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس کا اثر تھا کہ رات کے وقت میری بیوی نے مجھ سے بیان کیا کہ آج جو میر صاحب نے تحریک کی ہے اُس میں مَیں نے سچے دل اور کامل جوش اور پورے اخلاص سے چندہ دیا ہے اور مَیں چاہتی ہوں کہ اگر ایسے مکان کے لئے ہمارے کوئی مکان کسی طرح بھی مفید ہوسکیں تو مَیں اپنی خام حویلی دینے کو دل سے تیار ہوں۔

(الحکم جلد 13 صفحہ 4 کالم 1)

خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے لندن سے جاری رسالہ کی امداد کے لئے تحریک

احباب و اہلِ اسلام اس چٹھی پر غور فرماویں ایک دردمند دل کی تحریر ہے دردمند دل سے پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ پوری توجہ کریں۔ تین ہزار ایک پرچہ کے لئے۔ زیادہ نہیں۔ چاہو خریدار بنو۔ چاہو امدادی رنگ میں دو۔ جس طرح ہو خواجہ صاحب کی ہمت بڑھاؤ۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ۔ والسلام

(اخبار بدر 6 مارچ 1913 نمبر 1 جلد 13 صفحہ 1-2)

لندن مشن کے لیے تحریک

1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے تحریک فرمائی کہ ہمیں لندن مشن کے لیے ایک مربی کی ضرورت ہے۔ یہ سعادت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ کے حصہ میں آئی۔ اخراجات کے لیے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ نے انجمن انصار اللہ کی طرف سے تین روپیہ حضور کے توسط سے دیا اور 25 جولائی 1913ء کو وہ لندن پہنچ گئے۔

یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی اعانت کی تحریک

جنوری 1909ء میں آپؓ نے یتامیٰ اور مساکین فنڈ کی اعانت کے لئے ایک تحریک فرمائی جس کے تحت قریب چار ہزار روپے کی رقم ان یتامیٰ، مساکین اور طالب علموں وغیرہ کے گزارہ کے لیے چاہیے تھی جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق تھے۔ اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گزارہ کے لیے چاہیے تھی۔ اس اکیس سو روپے کی تحریک میں سے 100 روپیہ آپؓ نے خود بھی اس میں عطا فرمایا۔

(بدر 21 جنوری 1909ء صفحہ 1)

دار الضعفاء کی تحریک

سامعین! حضرت میر ناصر نوابؓ صاحب نے باہمی محبت و مواسات اور اخوت پیدا کرنے کے لیے ایک مجلس ضعفاء کی بنیاد بھی رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے بھی پسند فرمایا۔ غرباء کے لیے رہائشی مکانات ملنا مشکل تھے اس لیے حضرت میر ناصر نوابؓ صاحب نے بہشتی مقبرہ کے ساتھ دار الضُّعفاء کا ایک حصہ آباد کردیا۔ اس محلہ کی

بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 1911ء میں رکھی۔ حضرت نوب محمد علی خان صاحبؓ نے بائیس مکانات کے لیے زمین عطا کی۔ پہلا مکان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے خرچ پر بنا۔ بعد میں یہ محلہ ناصر آباد کے نام سے موسوم ہوا۔

(حیات ناصر صفحہ 25)

وہ رشک ملائک یہی تاج ہے
یہی آدمیت کا معراج ہے
یہ نورِ خدا کی ہے جلوہ گری
یہ تکوین کا نقطہ محوری
نظام خلافت ہے پائندہ تر
اسی سے یہ خاکی ہے تابندہ تر

(نوٹ: اس تقریر کی تیاری میں مکرم عبد السمیع خان صاحب کی کتاب "خلفائے احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات" سے مدد لی گئی ہے۔)

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)